

ہیں۔ نیز افراد اور قبائل کی تحقیق اور تفصیل انہائی کامیابی کے ساتھ تحریر کی ہے۔ جو اپنے موضوع پر منفرد اور نئی پیشکش ہے۔ مجموعی طور پر شماہی ”السیرۃ“ کی یہ اشاعت سابقہ ہر اشاعت کی طرح قابل داد ہے۔ (تبصرہ: ابوالادیب)

کتاب: ”حدیث کلاب حواب کا تاریخی، تحقیقی اور علمی محسابہ“ مؤلف: پروفیسر قاضی محمد طاہر الہاشمی

ضخامت: ۲۵۰ صفحات قیمت: ۶۰۸ روپے

ناشر: قاضی چن پیر الہاشمی اکیڈمی مرکزی جامع مسجد سیدنا معاویہ چوک۔ حولیاں، ہزارہ

کچھ عرصہ پہلے پاکستان کی ایک معروف علمی شخصیت محترم مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب کے قلم سے ”عورت کی سربراہی کی شرعی حیثیت“ کے عنوان پر ایک مضمون علمی مجلہ ”البلاغ“ میں چھپا اور بعد میں اس مضمون کو ایک پہنچ کی شکل دے دی گئی، جس میں عورت کی سربراہی کے عدم جواز پر ایک حدیث کلاب حواب (جس میں اُمّ المُؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقابلہ کے لیے نکلنے کا عجیب انداز سے ذکر ہے) کا سہارا لیا گیا۔ جس کے ضمن میں کچھ ایسے الفاظ نوک قلم پر آگئے جو بجائے خود ناقابل بیان تھے۔ جبکہ جس حدیث کا سہارا لیا گیا وہ بھی منصب صحابیت کے خلاف تھی۔ منصب صحابیت کو مذکور رکھتے ہوئے حضرت مولانا سید حسین احمد مدفن رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق ان قطعی اور متواتر نصوص اور دلائل عقلیہ و تقلیہ کی موجودگی میں اگر روایات صحیح احادیث کی بھی موجود ہوتیں تو مردود موقوٰٰ قرار دی جاتیں۔“

نہ معلوم کیوں حضرت مفتی صاحب سے اس مسئلہ میں سہو ہو گیا کہ وہ اپنے مضمون میں ایسی حدیث لائے جو اس قصہ کے ساتھ کسی طور پر صحیح نہیں بیٹھتی اور پھر یہ بھی کہ وہ اپنے راویوں کے اعتبار سے بھی نہایت پریشان کن ہے جس پر ایک ہمدرد عالم جناب قاضی محمد طاہر الہاشمی صاحب نے گرفت کی اور حضرت کو ان کے تاج مج کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی مگر حضرت کے ایک قریبی ساتھی شاہ محمد تفضل علی، جو ان کے تربیت یافتہ ہیں نے اس کے جواب میں ایک کتاب تحریر کر دی۔ پہلے کیا غلطی تھی کہ اب اس غلطی کو اور بڑھا چڑھا کر بیان کیا گیا۔ جو کچھ جوابی طور پر لکھا گیا، معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ اہل سنت کی ترجیحی ہے یا روافض کی؟ یقیناً اس کا جواب دینا اور اہل سنت کے موقف کو واضح کرنا ضروری تھا، جس پر محترم مولانا قاضی محمد طاہر الہاشمی صاحب نے پھر قلم اٹھایا اور اسی حدیث کلاب حواب پر سیر حاصل مواجبع کیا کہ اس روایت کی کیا حیثیت ہے۔ اگر اس کی کوئی حیثیت ہے تو اس کا اصل مصدق کون ہے اور بے شمار جگہوں پر شاہ محمد تفضل علی کی غلطیوں کی نشاندہی کی اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عظمت کا تحفظ کیا۔ غلطی بہر حال غلطی ہے اور اس کی اصلاح بھی اشد ضروری ہے۔ اصلاح کے راستے میں شخصی شخص کو حائل کر کے اُسے روا کھن کسی بھی صورت درست نہیں۔ اُمّ المُؤمنین کی شخصیت کا تقدیس نص قطعی ہے اور اس مقدس نسبت کے مقابلے میں کسی کی بھی کوئی حیثیت نہیں۔ کتاب لا اُن مطالعہ ہے۔ (تبصرہ: مولانا محمد مغیرہ)

کتاب: ”شیعیت، تاریخ و افکار“، مؤلف: پروفیسر قاضی محمد طاہر علی الہاشمی